رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۸

قیمت سالانہ پیشگی

(۱) ہندوستان میں ۲؎

(۲) ہندوستان سے باہر ۳؎

(۳) لوکل خریداروں سے ۱؎

(۴) اگر ایک ہفتہ پر تین پرچہ منگوائے جائیں تو فی خریدار ۲؎

(۵) خط و کتابت میں اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے

ضوابط
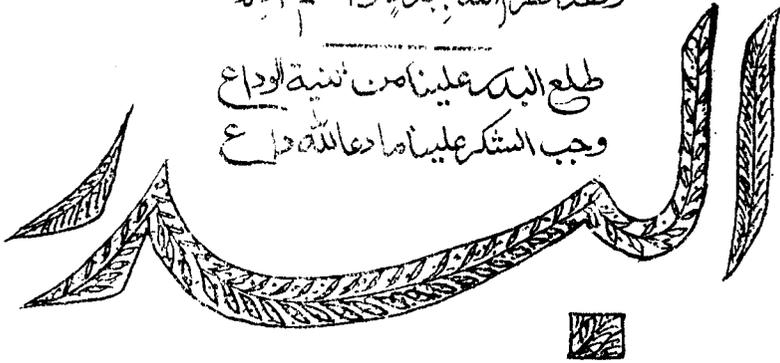
(۱) ہر جمعہ کو قادیان دار الامان سے شائع ہوتا ہے

(۲) تمام درخواستیں بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئیں

(۳) اشتہارات کی اجرة کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

نمبر ۱۸ | قادیان دار الامان ۲۲ - مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۲۴ - صفر ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

بقیہ - ۶ - مئی ۱۹۰۳ء

سوال - جب ایک شخص نے ایک بات تحصیل کی ہے تو دوبارہ اسی کے تحصیل کرنے سے کیا حاصل ہے +

جواب - ہم اس اصول کو لا نسلم کہتے ہیں - یہ ٹھیک نہیں ہے قرآن میں لکھا ہے "قال الست بربکم قالوا بلا - .... یعنے جب ارواحوں سے خدا نے سوال کیا کہ میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو وہ بولیں کہ ہاں! تو اب کیا ہو سکتا ہے کہ روحوں کو علم تو تھا پھر انبیاء کو خدا نے کیوں بھیجا گویا تحصیل حاصل کرائی - یہ اصل میں غلطہ ہے ایک تحصیل پھیکی ہوتی ہے ایک گاڑھی ہوتی ہے دونوں میں فرق ہوتا ہے - وہ علم جو کہ نبیوں سے ملتا ہے اس کی تین اقسام ہیں - علم الیقین عین الیقین - حق الیقین - اس کی مثال یہ ہے جیسے ایک شخص دور سے دھواں دیکھے تو اسے علم ہوگا کہ وہاں آگ ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جہاں آگ ہوتی ہے وہاں دھواں بھی ہوتا ہے اور ہر ایک دوسرے کے لئے لازم ملزوم ہیں - یہ بھی ایک قسم کا علم ہے جسکا نام علم الیقین ہے - مگر اور نزدیک جا کر وہ اس آگ کو آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے تو اسے عین الیقین کہتے ہیں - پھر اگر اپنا ہاتھ اس آگ پر رکھ کر اس کی حرارت وغیرہ کو بھی دیکھ لیوے تو اسے کوئی شبہ اسکے بارے میں نہ رہیگا اور اس طرح سے جو علم اسے حاصل ہوگا اس کا نام حق الیقین کا

اب کیا ہم اسے تحصیل حاصل کہہ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں!

دراصل سائل کا مطلب یہ تھا کہ جس حالت میں ہمارے پاس قرآن موجود ہے تو اب ہمیں بیعت کی کیا ضرورت ہے وہی نماز روزہ وہاں ادا کرنا ہے وہی بلا بیعت ادا کرتا ہے گویا تحصیل حاصل ہے مگر حضرت اقدس نے کھولکر بتلا دیا کہ تحصیل کے مدارج ہیں چنانچہ ...... اس فلسفہ کو سمجھ کر آخر سائل نے حضرت اقدس کی بیعت کر لی + (ایڈیٹر)

قبل از عشاء

وحی | وحی کا قاعدہ ہے کہ اگر اجمال ہو تو ساتھ ہی اس کی تفصیل بھی ہوتی ہے - مثلاً اگر نماز بتلائی گئی تو کشف میں اس کی صورت بھی بتلا دی - جب سے دنیا شروع ہے وحی سوائے کشفی حالت کے ہوتی ہی نہیں ہے ورنہ پھر یہ اعتراض ہوگا کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خائن تھے یا اپنی طرف سے بنا کر بتلا دیا کرتے تھے بلکہ جس طرح خدا تعالے ان کے دل میں ڈالتا تھا وہ دوسرے کے دل میں ڈال دیتے +

۷ - مئی ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس سیر کو تشریف نہیں لے گئے - پانچوں نمازیں آپ نے باجماعت ادا کیں +

قبل از عشاء

عورتوں کے حقوق | فرمایا کہ عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی مختصر الفاظ میں بیان فرما دیا ہے **ولھن مثل الذی علیھن** کہ جیسے مردوں پر عورتوں کے حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں - بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں - گالیاں دیتے ہیں - حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں - اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ در گور کر دیتے ہیں چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا سے صلح ہو - رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ **خیرکم خیرکم لاھلہ** تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے

۸ - مئی ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی چاروں نمازیں اور جمعہ حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیا - سیر بباعث جمعہ ملتوی رہی +

قبل از عشاء

"وہ بہ ظاہری تاک بندی آدمیلئے بھی کرلی گئی آمیز قرآن شریف کی خصوصیت کیا ہے -"

یہ ایک کلمہ ہے جو کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اول المکفرین کی قلم سے قرآن کریم کے شان میں نکلا ہے + اسپر حضرت اقدس

نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کیا بے ادبی ہوگی کہ قرآن شریف کی آیات کو جو کہ ہر ایک پہلو اور ہر ایک رنگ کیا بلحاظ ظاہر اور کیا بلحاظ باطن کے معجزہ ہے تک بندی کہا جاتا ہے۔ جیسے قرآن شریف کا باطن معجزہ ہے ویسے اس کے ظاہر الفاظ اور ترتیب بھی معجزانہ ہے۔ اگر ہم اس کے ظاہر کو معجزہ نہ مانیں تو پھر باطن کے معجزہ ہونے کی دلیل کیا ہوگی ایک انسان کا اگر ظاہر ہی گندہ ناپاک اور خبیث ہوگا تو اس کی روحانی حالت کیسے اچھی ہو سکتی ہے۔ عوام الناس اور موٹی نظر والوں کے واسطے تو ظاہری خوبی ہی معجزہ ہو سکتی ہے اور چونکہ قرآن ہر ایک قسم کے طبقہ کے لوگوں کے واسطے ہے اس لئے ہر ایک رنگ میں یہ معجزہ ہے ماموریں اللہ کی عداوت کا نتیجہ کفر تک پہونچا دیتا ہے +

۹ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز میں حضرت اقدس تشریف نہیں لائے باقی نمازیں باجماعت ادا کیں۔ قبل از عشاء کوئی ذکر قابل نوٹ نہیں ہوا +

سیر

طاعون سے حفاظت | عام لوگوں کا خیال ہے کہ وبا سے بھاگنا نہ چاہئے یہ لوگ غلطی کرتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر وبا کا ابتدا ہو تو بھاگ جانا چاہیئے اور اگر کثرت سے ہو تو پھر نہیں بھاگنا چاہئے۔ جس جگہ وبا ابھی شروع نہیں ہوئی تب تلک اس حصہ والے اس کے اثر سے محفوظ ہوتے ہیں اور ان کا اختیار رہتا ہے کہ اس سے الگ ہو جاویں۔ اور توبہ اور استغفار سے کام لیویں +

احمدی جماعت اور طاعون | یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ نشان بھی ہوتے ہیں اور ان میں التباس بھی ہوتا ہے آنحضرت صلعم سے معجزہ مانگا گیا تو کہا کہ خدا قادر ہے۔ خواہ آسمان سے نشان دکھلاوے یا بعض کو بعض سے جنگ کرا کر نشان دکھاوے۔ چنانچہ جنگوں میں صحابہ بھی قتل ہوئے بعض کمزور ایمان والوں نے اعتراض کیا کہ اگر یہ عذاب ہے تو ہم میں سے لوگ کیوں مرتے ہیں اس پر خدا نے فرمایا۔ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله وتلک الایام نداولها بین الناس الخ

پس اگر ہماری جماعت میں سے کوئی بھی نہ مرے اور کل قومیں مرتی رہیں تو کل دنیا ایک ہی دفعہ راہ راست پر آجاوے اور بجز اسلام کے اور کوئی مذہب دنیا پر نہ رہے حتے کہ گورنمنٹوں کو بھی مسلمان ہونا پڑے۔ اور یہی سر تھا کہ آنحضرت صلعم کے صحابہ بھی فوت ہوئے تھے ہاں سلامتی کا حصہ نسبتاً ہماری طرف زیادہ رہے گا۔ براہین احمدیہ میں بھی لکھا ہے الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم۔ اب خدا جانے کہ کون ظلم سے خالی ہے۔ کسل اور غفلت بھی ظلم ہے۔ مگر تاہم دعا کرنا ضروری ہے۔ اس جماعت کا قطعاً محفوظ رہنا یہ الفاظ کہیں ہم نے نہیں لکھے اور نہ یہ سنت اللہ ہے اگر ایسا ہو تو پھر تو اکراہ فی الدین ہو جاتا ہے جب سے انبیاء پیدا ہوئے ہیں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ احمقوں کو ان بھیدوں کی خبر نہیں۔ خدا کا وعدہ نسبتاً حفاظت کا ہے نہ کہ کلیتہً پھر یہ بھی دیکھ لینا چاہئے کہ اگر ہماری جماعت کا ایک مرتا ہے تو اس کے بدلے تین سو آجاتے ہیں۔ انجام ہمیشہ متقیوں کے واسطے ہی ہوتا ہے اگر خدا تعالیٰ ایسا کھلا کھلا فرق کر دیوے تو میں نہیں جانتا کہ مذہبی اختلاف ایک ذرہ بھر بھی رہ جاوے حالانکہ اس اختلاف کا قیامت تک ہونا ضروری ہے +

بعض لوگ ہماری جماعت میں سے بھی غلطی سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی نہ مریگا یہ انکو مغالطہ لگا ہے ایسا ہرگز ہو نہیں سکتا اگرچہ ایک حد تک خدا نے وعدے کئے ہوئے ہیں مگر ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جماعت سے مطلقاً کوئی بھی نشانہ طاعون نہ ہو۔ یہ بات ہماری جماعت کو خوب یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہرگز نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی بھی نہ مریگا + ہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض پس جو شخص اپنے وجود کو نافع الناس بنا دینگے ان کی عمریں خدا زیادہ کریگا۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت بہت کرو۔ اور حقوق العباد کی بجا آوری پورے طور پر بجا لانی چاہیئے

اعتراض ہوا کہ نوح کی کشتی میں چڑھنے والے سب کے سب طاعون سے محفوظ رہے تھے تو کیا وجہ ہے جو لوگ یہاں بیعت میں ہیں وہ محفوظ نہ رہیں +

جواب - فرمایا کہ ہمارا سلسلہ آنحضرت صلعم کے سلسلہ کے قدم بر قدم ہے۔ نوح کے وقت ایمان کا دروازہ بند ہو چکا تھا اور اسوقت کوئی النباس ایمان کا نہ تھا۔ مگر اب ہے۔ نوح کے وقت یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ اب قوم تو ضرور ہلاک ہونے والی ہے خواہ ایمان لاوے خواہ نہ لاوے مگر آنحضرت کے وقت مہلت دی گئی کہ جو توبہ کرے گا۔ وہ بچ جاویگا۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے عین قتل کے وقت فرمایا کہ اگر کوئی ایمان لاوے تو تلوار روک لیجاوے۔ مگر نوح کی قوم کے واسطے تھا کہ صرف کشتی والے بچائے جاوینگے باقی سب تباہ اور ہلاک ہونگے وہ صورت خاص اور الگ تھی اور اعتراض تو خود نوح پر بھی تھا کہ اس نے کہا تھا کہ میرے اہل بچے رہیں گے مگر پھر بھی مخالفوں کو یہ کہنے کی گنجائش رہی کہ نوح اپنے بیٹے کو نہ بچا سکا۔ معلوم ہوتا ہے کہ نوح کو بھی شبہ پیدا ہوا تھا تب ہی تو ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے زجر ہوا۔ پھر دیکھو باوجود نبی ہونے کے ان کو دھوکا لگا اور یہ معاملہ اس طرح سے ہوا کہ مخالف تو در کنار خود نوح ع کو ہی تشکک پیدا ہو گئے۔ خدا تعالیٰ اپنے رعب اور خوف کو دور نہیں کرنا چاہتا۔ اگر آج وہ کھلا وعدہ دیدے کہ جماعت میں سے کوئی نہ مریگا تو پھر اس کا خوف دلوں میں نہ رہے جہاں خاص گھر کا اس نے وعدہ کیا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار وہاں بھی ایک فقرہ ساتھ رکھ دیا ہے کہ الا الذین علوا باستکبار۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا رجوع کب ہوگا | فرمایا کہ دیکھو بچہ جب پیٹ میں ہوتا ہے تو اگرچہ زندہ ہوتا ہے مگر تاہم خوشی پر ہنس نہیں سکتا اور تکلیف پر رو نہیں سکتا۔ بلاؤ تو بولتا نہیں ہے مگر جب باہر آتا ہے تو اس کو حواس ملجاتے ہیں۔ ہنستا بھی ہے روتا بھی ہے۔ بلانے سے بولتا بھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندگی جو کہ پیٹ میں تھی وہ اصلی اور حقیقی زندگی نہ تھی حواس اس میں نہ تھے۔ جب خدا ایک بات ڈالتا ہے۔ تو حواس آجاتے ہیں۔ یہی حال مولوی محمد حسین صاحب کا ہے جب خدا کیطرف سے کوئی بات دل میں ڈالی جاوے گی تو اسی وقت تبدیلی ہو جاوے گی +

جو بلائے جاتے ہیں وہ آتے ہیں اور جو بلائے نہیں جاتے وہ کفر میں ترقی کرتے ہیں اگر قرآن شریف نہ آتا تو ابوجہل اعلے درجہ کے لوگوں میں شمار رہتا۔ اسی طرح صدہا آدمیوں کو ہم صلحا سمجھتے ہیں مگر جب ان کے سامنے حق پیش کیا گیا اور انہوں نے انکار کیا تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک ان میں صلاحیت نہ تھی کسی کے باطن کا کسی کو کیا علم ہے مگر حق پیش کرنے پر حقیقت کھل جاتی ہے۔ کہ خدا کی آواز سننے والے کون ہیں اور اس سے انکار کرنے والے کون

غیر معمولی مجلس

[کل سے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر صاحب گورداسپور سے دورہ پر اور تحصیلدار صاحب بٹالہ سے مینار کی تعمیر کے ملاحظہ کے واسطے تشریف لائے ہوئے تھے حضرت اقدس ع جب سیر سے واپس تشریف لائے تو کوئی آدھ گھنٹے کے بعد ہر دو عہدہ دار صاحبان نے حضرت اقدس سے ملاقات کی طاعون پر ذکر اذکار ہوتے رہے اور مینار کے متعلق بھی تحصیلدار صاحب نے چند امور استفسار کئے اس موقعہ پر جو کچھ حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا اسے ہم یکجائی طور پر درج کر دیتے ہیں + (ایڈیٹر)]

طاعون کے تجربہ کے سوال پر فرمایا کہ اس کے تجربہ کا موقعہ ابھی بہت ہے۔ حکما نے لکھا ہے کہ اس کا دورہ ستر ستر برس تک ہوا کرتا ہے بڑے بڑے حکما نے پچاس ساٹھ برس تک اس کے دورہ کا مشاہدہ لکھا ہے لیکن خدا جانے کہ بعد مین اس کے کیا تجارب ہون۔ یہ کہنا کہ تجربہ ہوا ہے کہ کھلی ہوا مین اس کے کیڑے زیادہ ہوتے ہین ٹھیک نظر نہین آتا۔ کیونکہ علاقہ بمبئی مین اس نے سب سے پہلے زیادہ حصہ شہر بمبئی کا ہی پسند کیا تھا شائد یہ بات بعد مین بدل جائے۔ ہم اس رائے کو اسوقت قبول کرتے ہین جب طاعون کی رفتار بھی اسے قبول کرے جیسے حکام کے دورہ ہوتے ہین اسی طرح اسکے بھی دورہ ہوتے ہین۔ کسی جگہ پر عود کرتی ہے اور کسی جگہ نہین۔ لیکن اس پر بھی زور نہین دیا جا سکتا۔ شاید ایک ہی جگہ بار بار آجاوے۔ پہلا تجربہ یہ ہے کہ انہون نے لکھا ہے کہ یہ اپنی عمر پوری کر کے خود بخود ہی چھوڑ جاتی ہے +

سوال ہوا کہ طاعون کا اصل باعث کیا ہے۔ فرمایا کہ مین اس مجلس مین اس کا ذکر اس لئے پسند نہین کرتا کہ مذہبی رنگ کے مسائل کو لوگ کم سمجھتے ہین۔ حقیقت مین جو لوگ خدا پر ایمان لائے ہین وہ جانتے ہین کہ یہ اس کی نافرمانی کا نتیجہ ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان اپنی عقل پر بہت بھروسہ کرتا ہے تو ہر شے کا انکار کر دیتا ہے حتے کہ خدا سے بھی منکر ہو جاتا ہے۔ مین دیکھتا ہون کہ آج کل کے جنٹلمین دینی بات کرنے والے کو بیوقوف کہدیتے ہین لیکن یقین ہے کہ اب زمانہ خود بخود مؤدب ہو جاویگا نرے ارضی اسباب ہی اس طاعون کے موجد نہین ہین آخر اس کے کیڑے کسی پیدا کرنے والے کی وجہ سے ہی پیدا ہوئے ہین اور وہ زمانہ قریب ہے کہ لوگون کو اسکی ہستی کا پتہ لگ جاوے گا۔ ابھی تک لوگون کو عبرت کامل نہین ہوئی ہے۔ طاعون کی گذشتہ چال سے پتہ لگتا ہے کہ اول عوام پر پھر خواص پر پھر ملوک پر حملہ کرتی ہے۔ اور اس کے اصل اسباب کا معما تو خدا خود ہی کھولیگا۔ مین نے اس کی خبر آج سے ۲۲ سال پیشتر دی ہے۔ پھر سات سال کے بعد دی پھر اسوقت دی جبکہ ایک دو ضلعون مین یہ تھی۔ قرآن مین انجیل مین دانیال نبی کی کتاب مین اس کا ذکر ہے غرضیکہ قبل از وقت ہم اسکی نسبت کھلکر بات نہین کرتے کیونکہ اسپر ہنسی کی جاویگی جب خدا تعالے اسکا پورا دورہ خود ختم کریگا تو اسوقت آپ ہی لوگون کو پتہ لگ جائیگا +

اطبا نے لکھا ہے کہ جب موسم جاڑے یا گرمی کی طرف حرکت کرتا ہے تو اسوقت یہ زیادہ ہوتی ہے مگر ابھی تو موسم اتنی شدت گرمی کا نہین ہے لیکن اگر مئی کے گذرنے پر یہی حال رہا تو شائد یہ قاعدہ بھی ٹوٹ جاوے مگر اصل بات کا علم تو خدا تعالے ہی کو ہے +

اکثر جگہ چوہے کثرت سے مرتے ہین تو وہان طاعون کا اندیشہ ہوتا ہے مگر خدا کے فضل سے ہمارے گھر مین دو بلیان ہین اور وہ کوئی چوہا نہین چھوڑتین شائد یہ بھی خدا کی طرف سے ایک علاج ہو۔

سوال ہوا کہ پھر اس کا علاج کیا ہے۔

فرمایا۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ بجز تقوے طہارت اور رجوع الی اللہ کے اور کوئی چارہ نہین گو لوگ اسے دیوانہ پن سمجھتے ہین مگر بات یہ ہے کہ یہ دنیا خود بخود نہین ہے ایک خالق اور مدبر کے ماتحت یہ چل رہی ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ زمین پر پاپ اور گناہ بہت ہو گیا ہے تو وہ تنبیہ نازل کرتا ہے اور جب رجوع الی اللہ ہو تو پھر اُسے اٹھا لیتا ہے۔ لیکن دیکھا جاتا ہے کہ لوگ بہت بیباک ہین اور ان کو ابھی تک کچھ پروا نہین ہے +

سوال ہوا کہ مینار کیون بنوایا جاتا ہے +

فرمایا کہ اس مینار کی تعمیر مین ایک یہ بھی برکت ہے کہ اسپر چڑھکر خدا کا نام لیا جاویگا اور جہان خدا کا نام لیا جاتا ہے وہان برکت ہوتی ہے۔ چنانچہ آج کل اسی لئے سکھون نے بھی اذانین دلوائی ہین اور مسلمانون کو اپنے گھرون مین بلا کر قرآن پڑھوایا ہے۔ پھر اسکے اوپر ایک لالٹین بھی نصب کی جاوے گی جس کی روشنی دور دور تک نظر آوے گی۔ سنا گیا ہے کہ روشنی سے بھی طاعونی مواد کا دفعیہ ہوتا ہے۔ اور ایک گھنٹہ بھی اسپر لگایا جاوے گا۔ اس کی بلندی کی نسبت ہم کہہ نہین سکتے ابھی سرمایہ نہین ہے۔ سرمایہ پر دیکھا جاوے گا کہ کسقدر بلند ہوگا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ لوگ اُسپر چڑھکر چارپائیان بچھاوینگے۔ کیونکہ ایک تو وہ مخروطی شکل کا ہوگا اور گھنٹہ کی وجہ سے اسے بند رکھا جاویگا کہ لوگ چڑھکر اسے خراب نہ کر دیوین +

مجھے حیرت ہے کہ یہان کے ہندوؤن کیساتھ ہم نے آج تک برادرانہ برتاؤ رکھا ہے اور یہ لوگ ہمارے مینار کی تعمیر پر اس قدر جوش و خروش ظاہر کر رہے ہین۔ اس مسجد کو ہمارے مرزا صاحب (والد صاحب) نے سات سو روپیہ کو خریدا تھا اور اس مینار کی تعمیر مین صرف مسجد ہی کے لئے مفید بات نہین ہے بلکہ عوام کو بھی فائدہ ہے۔ یہ خیال کہ اس سے بے پردگی ہوگی یہ بھی غلط ہے۔ اب ہمارے سامنے دیپٹی شنکرداس صاحب کا گھر ہے اور اس قدر اونچا ہے کہ آدمی اوپر چڑھے تو ہمارے گھر مین اس کی نظر برابر پڑتی ہے۔ تو کیا اب ہم کہین کہ اسے گرا دیا جاوے بلکہ ہم چاہئے کہ اپنا پردہ خود کر لیوین۔ ان لوگون کو چاہئے تھا کہ مذہبی امور مین ہم سے دلبستگی ظاہر کرتے اور اس امر مین ہماری امداد کرتے اگر یہ لوگ اپنا معبد بلند کرنا چاہین تو کیا ہم اسے روک سکتے ہین +

یہ خیال کہ مسجد یہان ہو اور مینار کہین باہر ہو۔ ایک قسم کی ہنسی ہے اور اُس وقت قبولیت کے قابل ہے کہ اول مسجد باہر نکالدی جاوے پھر مینار بھی باہر ہو جاویگا اور یہ قبر ہمارے مرزا صاحب کی ہے انہون نے نزول سے زمین خریدکر اس مسجد کو تعمیر کرایا تھا اور اپنی موت سے ۲۲ دن پہلے اپنی اس قبر کا نشان تبلایا کہ اس جگہ ہو +

مجھے ان لوگون پر بار بار افسوس آتا ہے کہ ہمارے دل مین تو ان کی ہمدردی ہے۔ بیماریون مین ہم ان کا علاج کرتے ہین۔ ہر ایک ان کی مصیبت مین شریک ہوتے ہین۔ انہی سے پوچھا جاوے کہ کبھی ان کے مذہبی معاملات مین ہمنے ان سے نقیض کی ہے۔ دنیاوی معاملات تو الگ ہوتے ہین لیکن مذہبی معاملات مین شرافت کا برتاؤ ہوا کرتا ہے ان کو لازم تھا کہ ایسی باتین نہ کرتے۔ جو آپس کی شکررنجی کا موجب ہوتین۔ اس مینار کی بنیاد پر گیارہ سو روپیہ خرچ آیا ہے اور تین برس سے اسکا ابتدائی کام شروع ہے چنانچہ الحکم مین اسکا اعلان موجود ہے اگر ہمارا چار ہزار روپیہ کا نقصان ہوا اور پھر ان کو یہ روپیہ ملجاوے تو بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ خیر ہمسائیونکو فایدہ پہونچا۔ لیکن ابھی تو مینار خیالی پلاؤ ہے جون جون روپیہ آوے گا بنتا رہے گا۔ جب وہ مکمل ہو جاوے۔ اور پھر کوئی اعتراض کی بات ہو تو اعتراض ہو سکتا ہے +

مین ایسا فعل کیون کرنے لگا جس سے اورونکو بھی نقصان ہو اور مجھے بھی۔ ہماری پردہ داری سب سے اعلے ہے۔ اگر کوئی مینار پر چڑھے گا تو جیسے اورون کے گھر مین نظر پڑ سکتی ہے ویسی ہی ہمارے گھر مین بھی پڑسکتی ہے تو کیا ہم گوارا کرینگے کہ یہ بات ہو۔ بہرحال جب یہ بن جاوے گا تو لوگ سمجھ لیوینگے کہ ان کو اس سے کسقدر فائدہ ہے +

۱۰ مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

خدا کی قدرت ہے کہ ایکطرف بغض حسد والے پہلے درجہ کے ہین اور ایک طرف وہ ہین کہ جو تھوڑی سی تحریک پر راہ راست پر آجاتے ہین +

ایک مامور کا زمانہ بھی ایک قسم کا حشر ہوتا ہے کیونکہ جیسے قیامت کے دن دوزخی اور بہشتی دو فریق ہو جاتے ہین ویسے ہی ایک مامور کے زمانہ مین بھی ہو جاتے ہین +

ایک پیشگوئی کا پورا ہونا اللہ تعالےٰ نے براہین مین جو پیشگوئی کی ہے وہ بڑی پیشگوئی ہے - فرمایا وجاعل الذین اتبعوا فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ - اس مضمون کی آیت یا تو آنحضرت صلعم سے سات سو برس پیشتر نازل ہوئی یا آپ کے تیرہ سو برس بعد مجھ پر نازل ہوئی اور کیسی پوری ہو رہی ہے +

ابلیس اور شیطان کا وجود سوال ہوا کہ ابلیس ملائکہ سے تھا یا کون - فرمایا کہ عرب مین اس قسم کے استثنا ہوا کرتے ہین + صرف و نحو مین غور کرو تو اس قسم کی بہت سی نظیرین ملینگی - جیسے کہا کرتے ہین کہ میرے پاس ساری قوم آئی مگر گدھا نہ آیا تو اس سے یہ مراد نہین ہوتی کہ ساری قوم گدھا تھی اور کان من الجن کے یہ معنے ہین کہ ابلیس جنون سے تھا ملائکہ سے نہ تھا - ابلیس کا راز ایسا ہے کہ بجز آمنا و صدقنا کے انسان کو اور کچھہ کہنا نہین پڑتا اللہ تعالےٰ نے اُس کو اقتدار تو نہین دیا مگر وہ وسوسہ اندازی تھی یہ بڑا راز ہے - جس طرح خدا کے ملائک انسان کو پاک مقدس اور مطہر بنا دیتے ہین اسی طرح یہ کوشش کرتا رہتا ہے کہ انسان ناپاک ہو جاوے - بعض جگہ یہ اپنی کوششون مین کامیاب بھی ہو جاتا ہے .... اللہ تعالےٰ کا منشا ہے کہ انسان کے اخلاق پاکیزہ ہون - تزکیہ نفس ہو - ابلیس کا مقابلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گندے ہو جاوین اور کوئی اخلاقی حالت انسان کی اچھی نہ ہو اور سراپا پلید ہو جاوے +

اس راز (ابلیس) کو انسان حاصل نہین کر سکتا کارخانہ قدرت کے یہ دوش بدوش چل رہا ہے لیکن آخر کار خدا کا منشا ہی غالب آتا ہے - ابلیس کیا شے ہے یہ ایک راز ہے اور اُن چار چیزون مین سے ہے جن کی کنہ اور کیفیت سے انسان عاجز ہے وہ یہ ہین - خدا - روح - ملائکہ - ابلیس - جو شخص روح یا خدا کو کچھہ مانتا ہے تو اسکو دوسری چیزین بھی ماننی پڑتی ہین اور بجز جیسے کے اور کوئی معترض ہو نہین سکتا - روح جیسے آتی معلوم نہین ہوتی - ویسی ہی جاتی معلوم نہین ہوتی - جیسے انڈے کے بیچ مین روح آتی ہے اور بعض وقت بچہ بیچ مین ہی مر کر رہ جاتا ہے اور روح نکل جاتی ہے لیکن معلوم کسی کو نہین ہوتی پس یہ راز ہوتے ہین - انسان کو ان باتون کی کنہ دریافت کرنے مین نہ پڑنا چاہیئے - تقوے اور اطاعت مین ترقی کرنی چاہیئے تو اس طرح خدا خود اس کی تسلی کر دیگا - مثلاً ہلیلہ قبض کو دور کرتا ہے - سم الفار ہلاک کرتا ہے - اب ہمین کیا ضرورت پڑی ہے کہ دریافت کرتے پھرین کہ ان مین کونسی شے ہے جو یہ اثر کرتی ہے - طبیب کا یہ کام ہے کہ ان کے خواص کو دریافت کرے اور یہ سوال کہ یہ خواص اس مین کیون مین اس کو حوالہ بخدا کرے - یہ اس کی طاقت سے باہر ہے - جو شخص ہر ایک شے کی کنہ دریافت کرنا چاہتا ہے وہ احمق ہے - کسی چیز کے خواص کا معلوم کر لینا یہی اس کی اصلیت ہے +

اگر کوئی سوال کرے کہ شیطان دکھلاؤ تو کہدو کہ تمہارے اندر ہی اس کے خواص موجود ہین جیسے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ انسان بیٹھے بٹھائے یک دفعہ بدی مین ترقی کرنے لگجاتا ہے یہان تک کہ خدا سے منکر ہو جاتا ہے - اور کبھی نیکی مین ترقی کرنے لگتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے اندر دو کششین موجود ہین پس ان کا کوئی نہ کوئی محرک ضرور ہے باقی اشیا کو بھی انسان نے اتنا ہی سمجھا ہے - سعادت کی یہ علامت ہے کہ خدا کی ہستی سے سیراب ہو کر اسکے موجود اور حاضر ناظر ہونے پر ایمان لاوے اور بڑی بات یہ ہے - کہ گناہ سے پرہیز کرے یہ بڑی آگ ہے اس سے بچنے کا کوئی چارہ بجز معرفت الٰہی کے اور کوئی نہین ہے +

بندہ چونکہ خدا کی معرفت کا محتاج ہے اس لئے خدا نے یہ دروازہ پورے طور پر کھولا ہوا ہے - جون جون اس راہ مین کوشش کریگا تون تون در رحمت اس پر کھلتا جاویگا دنیا مین ہزارون چیزین ایسی ہین کہ جن کی ہستی کی بھی ہمین خبر نہین ہے - پھر ایسی چیزون کے لیئے سرگردان ہونے سے کیا فائدہ - اور کونسی شے ہے کہ جس کی تحقیقات انسان نے پورے طور پر کر لی ہو جو شے خدا نے اسکے واسطے چندان مفید نہ سمجھی وہ پورے طور پر اسپر نہین کھولی - پس یہ جو ہر ایک شے کی حقیقت دریافت کرنا چاہتا ہے تو کیا خدا بننا چاہتا ہے - جس راہ پر انسان پہونچ نہین سکتا چاہئیے کہ اسے چھوڑ دیوے - انسان کو جو کچھ دیا گیا ہے اس پر قانع رہنا چاہئیے - اگر یہ توقع رکھے کہ آسمان کے درخت کا پھل آوے گا تو مین کھاؤنگا - اگرچہ اسکا ہاتھ بھی وہان نہین پہونچتا تو پھر وہ مجنون ہے - ہان جب خدا اس کی فطرۃ کو ایسا بنا دیگا کہ آسمان تک پہنچ سکے تو پھر آسمان کے درخت کے پھل بھی کھا سکیگا +

گناہ کیسے دور ہون گناہ سے انسان کس طرح بچ سکتا ہے اس کا یہ علاج تو بالکل نہین ہے جیسے عیسائیون نے مانا ہے کہ ایک کے سر مین درد ہو تو دوسرا اپنے سر مین پتھر مارے اور پہلے کا درد سر جاتا رہے دراصل بات یہ ہے کہ انسان کی ہر ایک فطرت جو کہ حد اعتدال سے بڑھ جاتی ہے وہی گناہ کا موجب ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ پھر وہ عادت مین داخل ہو جاتی ہے اس پر سوال ہوتا ہے کہ یہ عادت دور ہو سکتی ہے کہ نہین - اکثر لوگون کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ دور نہین ہو سکتی عیسائیون کا عقیدہ بھی ایسا ہی ہے کہ ہم نے جو کفارہ مانا ہے اُس سے انسان کے گناہ دور نہین ہوتے (یعنے انسان کی فطرت ایسی نہین بدلجاتی کہ آیندہ اس سے گناہ سرزد ہی نہ ہون) بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ مسیح کی شفاعت کے باعث گناہ انسان سے دور ہو جاوینگے - (یعنے گناہ کا نتیجہ جو آخرت مین عذاب ہے وہ نہ ہوگا -) چنانچہ اسلئے ان کو گناہون کے ارتکاب مین ترقی کا بہت موقعہ ملا ہے -

ہماری جماعت کو اسپر توجہ کرنی چاہیئے کہ ذرہ سا گناہ بھی بُرا ہے جو گردن پر سوار ہو جاوے وہ انسان کو دیوانہ بنا دیتا ہے اور رفتہ رفتہ انسان ادنےٰ سے اعلےٰ (یعنے صغیرہ سے کبیرہ) کیطرف چلا جاتا ہے - رعونت اور کبر بہت مخفی رنگ مین انسان کے اندر ہوتے ہین اور جب تک وہ اپنے آپ کو عاجز اور چھوٹا نہ سمجھے تب تک کب نجات پا سکتا ہے - کبیر نے کیا سچ کہا ہے ؎

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کا کیا سلام
جے ہوتے گھر اونچ کے ملتا کہان بھگوان

یعنے شکر ہے کہ خدا نے ہمین چھوٹون مین بنایا ورنہ بڑے آدمیون کے گندے افعال میرے اندر ہوتے اور خدا نہ ملتا - جب لوگ اپنی اپنی ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی قوم چمار پر نظر کر کے شکر کرتا - ایک نہایت کمزور بڑھیا کے ساتھہ جب تک وہ اخلاق نہ برتے جو اعلےٰ درجہ کے آدمی کے ساتھہ برتے جاتے ہین تب تک یہ خدا کی بادشاہت مین داخل نہین ہو سکتا اور قوتین تو انسان کی کبھی کبھی غلبہ کرتی ہین مگر رعونت اور نخوت ہر وقت اسپر سوار رہے +

جس قدر نیک اخلاق ہین تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بد اخلاقی مین داخل ہو جاتے ہین - خدا نے جو دروازہ کھولا ہے وہ ایک ہی ہے کہ دعا تذلل - گریہ زاری کرے اسی سے اس کا دامن پاک ہو سکتا ہے اور یہی علاج ہے کہ عظمت الٰہی کا اس پر اس قدر غلبہ ہو کہ اس کی بیجا حرکتون اور کامون اور قوتون کو جلا دیوے جس حالت مین کہ انسان دنیاوی مہلک چیزون سے ڈرتا ہے تو گناہ سے کیون نہین ڈرتا - شاید اسکا یہ خیال ہے کہ اگر گناہ کرون تو کوئی حساب و کتاب لینے والا نہین - کیا اس کو یہ خبر نہین کہ خدا ہے جو اسے تباہ کر سکتا ہے - ایک رنگ دہریت کی لوگون کے اندر ہے جبھی وہ گناہ کرتے ہین - کسی بدی کا موقعہ ملجاوے تو اسے سیر ہو کر پورا کرتے ہین اسی لئے حدیث مین آیا ہے کہ کوئی چور چوری نہین کرتا درحالیکہ وہ مومن ہو اور کوئی زانی زنا نہین کرتا درحالیکہ وہ مومن ہو - ان باتون سے نجات اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب یہ معرفت پیدا ہو کہ خدا کا عذاب ایک چمکتی بجلی کی طرح گرتا ہے - اور اس کے سوا اور کوئی طریق نہین ہے کہ عظمت الٰہی دل پر اسقدر غالب آجاوے کہ وہ سب افعال بد اس کے اندر ہی اندر گداز ہو جاوین +

(باقی آیندہ)

درس قرآن شریف

جزو ۵ رکوع ۸

الم تر الی الذین قیل لہم کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ۔ فلما کتب علیہم القتال اذا فریق منہم یخشون الناس کخشیۃ اللہ او اشد خشیۃ۔ وقالوا ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا الی اجل قریب قل متاع الدنیا قلیل والآخرۃ خیر لمن اتقی ولا تظلمون فتیلا۔

کیا نہین دیکھا تو نے ان لوگون کو جنکو کہا گیا اپنے ہاتھ روک رکھو۔ نماز کو پڑھتے اور زکوٰۃ کو دیتے رہو پس جب ان کو لڑنے کا حکم دیا گیا اسوقت ایک فریق ان مین سے اللہ کے ڈر کی طرح لوگون سے ڈرتا ہے یا اس سے بھی زیادہ ڈرتا ہے اور وہ بول اٹھے کہ اے رب تو نے کیون لڑائی ہمارے ذمہ لگا دی۔ تھوڑی مدت تک ہمین کیون اور ڈھیل نہ دی۔ تو ان کو کہدے کہ دنیا کا فایدہ تو تھوڑا ہے اور جو تقوےٰ کرتا ہے انجام اس کے لئے بہتر ہے اور کوئی ایک فتیل کے برابر بھی بے انصافی نہین کیا جاویگا +

بعض لوگ بڑے بڑے دعوے کیا کرتے ہین کہ ہم یون کرینگے وون کرینگے۔ اور اپنی جوانمردی اور بہادری کی لمبی ڈینگ مارا کرتے ہین لیکن یاد رکھو کہ ایسے متکبر کبھی اپنے دعوون کو پورا اور ثابت کرکے نہین دکھلایا کرتے۔ اور نہ دکھلا سکتے ہین۔ بدی کو چھوڑنا اور نیکی کو کرنا یہ صرف انسان کے اپنے اختیار مین نہین ہوا کرتا۔ بغیر اللہ تعالےٰ کی مدد کے نہ انسان برائیون اور فضولیون کو چھوڑ سکتا ہے اور نہ کوئی بہادری کا کام کر سکتا ہے بدون حکم الٰہی دعوے کرنے والے اکثر ناکام رہتے ہین۔ مین نے ایک جنگی افسر سے پوچھا کہ آپ کے لشکر مین بہادر اور بزدل کی کیا نشانی ہوا کرتی ہے اس نے کہا کہ میرا تجربہ ہے کہ جو سپاہی اکثر موچھون پر تاؤ دیتے رہتے ہین وہ عموماً میدان جنگ مین بزدلی ظاہر کرتے ہین اور جو سیدھے سادے ہین وہ لڑائی کے وقت شیر کی طرح حملہ کرتے ہین۔ غرض خوب سمجھ رکھو کہ جو لوگ بلا وجہ تکبر کرتے ہین اللہ تعالےٰ ان کو عمل کی توفیق نہین دیا کرتا۔ یہان بھی اللہ تعالےٰ نے اسی بات کا بیان کیا ہے کہ بعض لوگ اس قدر جلد باز تھے کہ ان کو کفوا ایدیکم کہنا پڑا۔ لیکن جب ان لڑنے کا حکم دیا گیا تو کہنے لگے لولا اخرتنا الی اجل قریب۔

اس قسم کی لاف زنی وغیرہ کی غلطیان انسان مین جو ہوتی ہین ان کا علاج اور نیز ہر ایک مرض کا علاج کثرت سے استغفار اور لاحول پڑھنا ہے۔ خدا تعالےٰ سے دعا مانگنی چاہیئے کہ وہ سابقہ گناہون کے بدنتائج سے محفوظ رکھے اور آیندہ بدی کے ارتکاب سے حفاظت بخشے۔

استغفار اور لاحول کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ تیری قوۃ کے بغیر مین کوئی بدی نہین چھوڑ سکتا اور نہ تیری قوت کے بغیر کوئی نیکی کا کام کر سکتا ہون تب خدا نیکی کرنے کی توفیق بخشے گا۔ انسان پر مشکلات آتے ہین لیکن اللہ کے سوا کوئی مددگار نہین ہے۔

مین خود بھی قرآن پڑھتا ہون اور تمکو بھی سناتا ہون۔ تم جانتے ہو کہ قرآن مین دو طرح کی راہین بیان کی ہین۔ ایک طرف انبیاء اور متقین کا ذکر ہے اور ایک طرف فاسقون اور فاجرون کا بیان ہے۔ کہین گندے آدمیون کے برے انجام تبلائے ہین کہین بھلون کے نیک انجام دکھلائے ہین۔ پس مومن کا کام ہے کہ ان تمام راہون سے واقفیت حاصل کرے۔ کسی کو یہ خیال نہ گذرے کہ بعض وقت درس مین ایسی باتین بیان ہوتی ہین جن کی لڑکون کو خبر بھی نہین ہوتی اور جب بیان ہوتی ہین تو وہ ان سے آگاہ ہو جاتے ہین تو اس بدی کا ارتکاب کرتے ہین۔ ایسا خیال کرنا بے وقوفی ہے۔ میرے پاس ہزارون خط اس مضمون کے بھرے ہوئے آتے ہین۔ کہ ناواقفی کیوجہ سے ہم ہلاک ہوگئے۔ ناواقفی بہت بری بلا ہے۔ جو لڑکا ہم سے سُنے کہ زنا بھی کچھ شے ہے اور پھر اس سننے پر زناکاری شروع کردے اسکو تو پھر خدا اور رسول کی کلام سے بھی فائدہ نہین ہو سکتا صرف یہ کہتے رہنا کہ نیکی کرو نیکی کرو اور بدی کو چھوڑ دو یہ کوئی وعظ نہین ہے اور نہ اس سے سننے والیکو فائدہ ہوتا ہے فایدہ تو جب ہی ہوگا جب نیکی اور بدی کا علم ہوگا اور کسی بدی کے ارتکاب سے وہ اُسوقت بچ سکے گا جب وہ جانتا ہوگا۔ کہ یہ بدی ہے۔ پھر اس قسم کے وعظ تو آدمی گرجون اور ٹھاکر دوارون مین بھی بیٹھکر کر سکتا ہے۔ جس سے بھلے اور برے دونون قسم کے آدمی خوش ہو جایا کرتے ہین اور کوئی مخالفت نہین ہوتی مخالفت اسی وقت شروع ہوتی ہے۔ جب کھول کھولکر بیان کیا جاوے اگر انبیاء علیہم السلام ان باتونکو مفصل کھولکر بیان نہ کرتے تو کوئی انکا مخالف بھی نہ ہوتا۔ آنحضرت صلعم کی مخالفت اسی واسطے ہوئی کہ انہون نے مکہ والونکے عیوب کھول کھول کر انپر ظاہر کر دئے اگر عیوب کو بیان نکرین تو پھر اور کیا بیان کر سکتے ہین قوم لوط کی بداخلاقی اور ان کی تباہی کی نسبت اگر کچھ بیان کرنا ہو تو کیا اصل واقعہ کو چھوڑکر ہم کہدیا کرین کہ انہون نے کوئی بدی کی تھی اور ہلاک ہوئے۔

انجام ہمیشہ متقی کا ہی اچھا ہوا کرتا ہے۔ اور ہر ایک خیر کا وارث بھی متقی ہی ہوا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کسی کی حق تلفی نہین کیا کرتا (باقی آیندہ)

مراسلات

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ آپکے پچھلے ہفتہ کا اخبار میری نظر سے گذرا اس مین صفحہ ۱۱ پر ایک طاعون زدہ کی نجات کی سرخی کے نیچے جو مضمون چھپا ہوا تھا۔ وہ میرے ہی خط کا مضمون تھا جو مین نے آدوراں سے لکھا تھا۔ آپنے اس مضمون کے اخیر مین جو عبارت لکھی ہے کہ اس کے ساتھ دو مستورات اور بھی طاعون سے مبتلا تھین اور ان مین سے ایک فوت ہوگئی ہے اور دوسری کی خبر نہین۔ مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ وہ ہیضہ سے مرگئی ہے اس کو طاعون نہ تھی۔ اور دوسری کو طاعون تھی وہ انیس ۱۹ دن بے ہوش پڑی رہی۔ آخر اس کو ایک رات خواب آئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی چارپائی پر آکر بیٹھے ہین اور آپ کے سر کے بال دھوئے ہوئے ہین اسی روز وہ اٹھکر بیٹھ گئی اور دن بدن آرام ہونے لگا۔ کسی کو امید نہ تھی کہ وہ بچ رہیگی حضرت جی نے خواب مین معجزانہ طور سے گویا مردہ کو زندہ کردیا جس روز حضرت جی خواب مین ملے اسی روز اس کو ہوش آگئی + مہربانی کرکے آپ اس کو اخبار مین درج کرین۔

محمد حسین احمدی از لاہور
۹ - مئی ۱۹۰۳ء

کثرت ازدواج | خدا کے فضل سے اب وہ زمانہ بہت قریب ہے کہ اسلامی معاشرت کے اصول امریکہ اور یورپ مین رواج پاوین اور جسقدر اعتراض تکبر اور عناد سے اسلام پر کئے جاتے تھے اب وہ معترض خود انہی کا نشانہ نہین۔ یہ اسلام کی ایک بڑی فتح ہے۔ اور اس کے سچا اور منجانب اللہ مذہب ہونے کی ایک یہی دلیل ہے۔ حال ہی مین پتہ لگا ہے کہ امریکہ اضلاع متحدہ مین یارمن عیسائیونکا ایک فرقہ ہے جو ایک سے زیادہ عورتون کے ساتھ نکاح کرنا جایز بناتا ہے۔ اس فرقہ کی تعداد اس قدر بڑھ رہی ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ کے بڑے بڑے ممبران خائف ہو رہے ہین +

اسی طرح عیسائیون کا ایک مذہبی فرقہ ملک کنیڈا مین پیدا ہوا ہے انکا خیال ہے کہ کوئی شخص ایماندار نہین رہ سکتا اگر وہ خدا کی اطاعت کے ساتھ ساتھ انسانی گورنمنٹ کی فرمانبرداری بھی اپنا فرض سمجھے وہ اسکے لئے بائیبل کا حوالہ دیتے ہین جہان لکھا ہے کہ ایک انسان دو مالکون کی تابعداری نہین کر سکتا۔ ان کا خیال ہے کہ انسانونکو پوری آزادی ملنی چاہیئے۔ اس سوال پر کہ کیا وہ مسیح کو خدا کا بیٹا مانتے ہین یا نہین جواب ملتا ہے کہ ساری دنیا کے انسان خدا کی اولاد ہین

اس فرقہ کا نام ڈھوکو پور ہے۔

استفساروں کے جواب

خریدار ۳۵۱- از سیالکوٹ۔

انہ لعلم للساعۃ اس کے متعلق جواب البدر مین شایع ہو چکا ہے اور وہ جواب ہے جو کہ اکثر معترضین کو حکیم صاحب نے دیکر ساکت کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ البدر جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۲۰ پر درج ہے۔ اگر آپ کے پاس البدر کا یہ نمبر موجود نہ ہو تو کسی دوسرے خریدار البدر سے سیالکوٹ مین لیکر مطالعہ فرمالیوین۔ نیز اس جلد کے صفحہ ۲۰- اور حضرت اقدس کی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۰ پر بھی اس کا ذکر ہے مطالعہ فرمالیوین +

خریدار ۲۷۹- از لنگسگور۔

ماہواری رسالہ کی تجویز نے رجسٹر بیعت کو البدر سے بالکل علیحدہ کر دیا ہے اس لئے اب کسی دیگر انتظام ....کی ضرورت نہین رہی آپ کوشش فرماوین کہ ماہواری رسالہ کے خریدار پیدا ہون۔

البدر کے اجرا سے اصل غرض یہ ہے کہ جو ہمارے بھائی یہ استطاعت نہین رکھتے تھے کہ زیادہ قیمت پر کوئی اخبار خرید سکین اور اس طرح سے وہ اُن تمام استفادوں سے محروم رہتے تھے جو کہ اپنے مرشد کے کلمات طیبات کے سننے سے یا پڑھنے سے ایک مخلص مرید کو حاصل ہوتے ہین۔ اور آیندہ کی ذریت کے لئے ایک عجیب ہدایت نامہ کا حکم رکھتے ہین وہ اس کم قیمت اخبار کو خرید کر اس بیش بہا نعمت سے فایدہ اٹھاوین اور البدر کم قیمت پرچہ ہونے کی وجہ سے کثرت سے اشاعت پاکر احمدی جماعت کی خدمت کر سکے۔ اور اس کم قیمت پرچہ کو خرید کر احمدی مشن کی دیگر دینی ضروریات مین مالی امداد کا زیادہ حصہ ایسے اصحاب حاصل کر سکین اور اسی لئے حضرت اقدس کے ملفوظات کا زیادہ حصہ حتی الوسع البدر مین دیا جاتا ہے +

موضع مُدھ کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ کی ایک پیش گوئی کا پورا ہونا

۱۵- نومبر سنہ ۱۹۰۲ء کو کتاب اعجاز احمدی مین حضرت اقدس نے موضع مدھ کے متعلق اپنے عربی قصیدہ مین ایک پیشگوئی کی تھی۔ جس مین صراحتًا بتلایا گیا تھا کہ عنقریب مدھ کی زمین تباہ ہوگی۔ چنانچہ اس کتاب کے صفحہ ۵۳ پر اول شعر یہی ہے + ؎

ارى ارض مُدّ قد ارىہ تبار ہا

مین مد کی زمین کو دیکھتا ہون کہ اس کی تباہی نزدیک آگئی

و غادر ہم ربی کغصن تجذر و

اور میرے رب نے ان کو کٹی اونٹنی کی طرح کر دیا

سو الحمد للہ کہ وہ بات پوری ہو کر رہی۔ مدھ ایک ایسا مقام ہے کہ جس کی آبادی دو ڈھائی سو آدمی سے زیادہ نہین ہے۔ اور اب ان مین سے ۱۰۸ طاعون....سے ہلاک ہو چکے ہین اور ابھی طاعون نے اپنا خیمہ وہان سے اٹھایا نہین ہے۔ یہ ہلاکت وہان نہ آتی اگر حضرت مسیح موعودؑ کے اس بتلائے ہوئے علاج پر عمل درآمد کیا جاتا اور اپنی شرارتون سے توبہ کی جاتی جو کہ آپ نے اُسی قصیدہ کے صفحہ ۶۳ پر لکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ ؎

ولیس علاج الوقت الا اطاعتی

علاج وقت میری اطاعت ہے

اطیعوا فالطاعون یُفنی ویُدحر و

پس وہ یہی طاعون ہے کہ انکے ملک مین پہنچ گئی ہے تا انکی آنکھین کھلین

اور اسی قصیدہ مین صفحہ ۵۶ پر مُدھ کی نسبت دعا کے رنگ مین ایک اور پیشگوئی ہے۔ ؎

لقوم ہذی لا بارک اللہ مُدّ ہم

اس شخص نے ایک قوم کی خاطر کیلئے بکواس کی خدا انکے مُدّ کو برکت نہ دے

جہول فادّی حق کذب فابشروا

یہ شخص جاہل ہے اس نے دروغگوئی کا حق ادا کر دیا اسلئے وہ لوگ خوش ہو گئے

کاش کہ سوچنے والے سوچین اور دیکھنے والے دیکھین کہ کیا یہ ایک نشان صداقت کا نہین ہے۔ ابھی چند ماہ ہوئے کہ ہم نے اخبارون مین پڑھا تھا کہ ایک شخص نے بنگال مین دربار دہلی وغیرہ کی تقریب پر چند ایک پیشگوئیان کی تھین مگر ایک بھی پوری نہ ہوئی اور ادھر یہ پیشگوئی ہے کہ جس کا قائل اسے اپنی صداقت کا معیار ٹھہراتا ہے اور اپنی زندگی مین اپنے کلام کے پورے ہونے کا ثبوت دیتا ہے +

آریہ سماج لاہور پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظیم الشان فتح

کبھی نصرت نہین ملتی درمولےسے گندونکو
کبھی ضائع نہین کرتا وہ اپنے پاک بندونکو

کچھ عرصہ سے لاہور کی آریہ سماج مین مسئلہ نیوگ اور طلاق پر بحث چل رہی تھی اور آخر کار ان کا مقابلہ احمدی جماعت لاہور سے ٹھن گیا تھا۔ چنانچہ ۳۰- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء کو جو مباحثہ اس برگزیدہ جماعت اور لاہور کی آریہ سماج کے مابین ہوا ہے اس مین خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے احمدی جماعت کو بڑی بھاری کامیابی اور نصرت حاصل ہوئی ہے۔ اسلام کی طرف سے احمدی جماعت کے پرجوش مخلص نوجوان ہمارے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور تھے۔ آریہ سماج کو کامل یقین تھا کہ جیسے وہ ہمیشہ اصل بحث کو چھوڑ کر سفلہ نکتہ چینیون پر آجاتے ہین اور اس طرح سے خلاف واقعہ امور بیان کر کے عوام الناس کو دھوکا دے لیا کرتے ہین اب بھی وہ اس طرح کامیابی حاصل کر لینگے۔ مگر خالق کی نصرت جہان ہو وہان مخلوق کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ ہمارے احمدی ہیرو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جو فیکٹس بیان کئے اُن کا کوئی جواب آریہ سماج سے بن نہ آیا اور اس نصرت کی چمک اسقدر تھی کہ آخر کار فریق مخالف نے اس امر کا اعتراف کیا کہ ان کی کلام محض ربانی تائید سے تھی +

ڈاکٹر صاحب نے کلام سے پیشتر جو بات بطور اصول موضوعہ کے پیش کی وہ بہت ہی قابل نوٹ ہے۔ اور جب کبھی کسی کو بحث کا موقعہ پیش آوے تو ضرور اسے پیش نظر رکھا جاوے اور مناظرہ کی یہ ایک عجیب کلید ہے جسے ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ مین پیش کیا ہے وہ بات یہ ہے کہ ہر ایک اہل مذہب جو اعتراض دوسرے کے مذہب پر کرے اس کی بنا اسکے اپنے مذہب کی مسلمہ الہامی کتب اور نیز ان کتب پر ہونی چاہیئے جن کو وہ فریق اپنے لئے پیش کرتا ہے۔ چنانچہ انہون نے بتلا دیا کہ ہم قرآن مجید کو مانتے ہین اور پھر صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو اس شرط پر کہ وہ قرآن مجید کے مخالف کوئی بات پیش نہ کرین اور آریون کی طرف سے ہم وید مانین گے اور ان کا وہ ترجمہ جو پنڈت دیانند صاحب نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش یا بھومکا مین کیا ہے اس شرط کو فریق مخالف نے بڑی خوشی سے قبول کیا اور اس کے بعد مسئلہ نیوگ کے بد نتائج اور بے غیرتی سے بھرے ہوئے مفاسد ستیارتھ پرکاش کے حوالہ سے پڑھ کر سنائے گئے اور طلاق کی فلاسفی بیان کی گئی تو آریہ سماج والے دریائے ندامت مین غرق ہو گئے۔ آخر انکو اعتراف کرنا پڑا۔ کہ اب آیندہ ہم اہل اسلام سے مسئلہ طلاق و نیوگ مین گفتگو نہ کرینگے +

اس جلسہ سے پیشتر ذریعہ ایک مبشر رویا کے اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر صاحب کو کامیابی کی خبر دیدی تھی جو انہون نے قبل از وقت احباب کو سنادی تھی +

یہ جلسہ جس مین ایک فریق احمدی جماعت تھی بڑے حسن انتظام سے ہوا - اور آخر جلسہ مین سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اعتراف کیا کہ یہ جلسہ بڑے امن و امان اور بلا کسی قسم کے شور و شر کے سرانجام ہوا ہے +

اس جلسہ کے مفصل حالات ہم انشاء اللہ اپنے رسالہ ماہوار مین دیوینگے - کیونکہ یہ ایک ایسا رسالہ ہوگا جس مین احمدی جماعت کی ہر ایک مقام کی کارروائی نئی اور پورانی درج ہوا کرے گی - اور آیندہ نسلون کیواسطے محفوظ رہے گی +

البدر

ماہواری رسالہ :- جس کا اشتہار ہم نے البدر کے گذشتہ نمبر کے ساتھ شایع کیا ہے اس کی نسبت تجویز ہوئی ہے کہ ایک صد درخواست کے آجانے پر اُسے جاری کر دیا جائے گا - اور سب سے اول نمبر مین تبرکاً حضرت اقدس کے وہ تمام الہامات ایک رسالہ کی صورت مین یکجائی طور پر معہ ترجمہ کے درج ہونگے جو کہ آپ کی سب سے پہلی تصنیف کتاب براہین احمدیہ مین درج ہین - ہر الہام کے ساتھ اصل کتاب براہین کا صفحہ اور سطر کا حوالہ ہوگا تاکہ سند کامل ہو -

ان مبارک الہامون مین وہ تمام خبرین جو آج پوری ہو رہی ہین - آج سے ۲۲ سال پیشتر کی درج ہین اور جو حضرت مسیح موعود ؑ کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے پر ایک قوی دلیل ہے - اس لئے ان کا یکجائی طور پر ایک الگ کتاب کی صورت مین جمع کر دینا خالی از منفعت نہ ہوگا - عربی عبارت پر اعراب بھی دئے جاوینگے تاکہ پڑھنے مین سہولت ہو - انگریزی الہامات کی عبارت انگریزی خط مین بھی لکھی جاوے گی - درخواست خریداری بہت جلد آنی چاہئین +

بقایا داران البدر :- مین نے کسی گذشتہ نمبر مین اپنے احباب کو بتلایا تھا کہ کس قدر روپیہ خریداران کے ذمہ بقایا ہے اور یہ بھی دکھلایا تھا کہ اس روپیہ کی وصولی پر آیندہ سال بھر اخبار کے چلنے کا مدار ہے - مین اپنے مہربان دوست سید مدثر شاہ صاحب اپیل نویس پشاور کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ انہون نے البدر کی ضروریات کو واقعی طور پر محسوس کیا اور جسقدر خریدار انہون نے البدر کو اپنی سعی سے بہم پہونچائے تھے قریباً ان مین سے سب کا روپیہ وصول کر کے بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیا ہے مین امید کرتا ہون کہ دیگر برادران احمدی بھی سید صاحب کی طرح کو عقد ہمت باندھکر اپنے ذمہ کی رقمون کو جلد تر ادا کر دینگے مجھے اپنے احباب پر یہ بدظنی تو ہرگز نہین ہے کہ وہ ادا نہ کرینگے - صرف یہ خیال ہے کہ اگر اب اس سخت ضرورت کے وقت روپیہ وصول ہو جاوے تو بہت وقت پر کام آسکتا ہے

؎ وقت پر قطرہ بہت ہے ابر خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت مینہ برسا تو پھر کس کام کا

اسلئے بقایا داران ضرور اس امر کی فکر کرین کہ جلد تر اپنے ذمہ کی رقم ارسال کر دیوین +

طبی نوٹ

(۱) آنکھ کے چھپرونکے نیچے اگر سفیدی زیادہ ہو تو قلت دم یعنی کمی خون جسم مین ہوگی + (۲) زبان اگر میلی زردی مائل ہو تو جگر کی بیماری اگر سفید ہو تو معدہ کی بیماری ہوگی - زبان کا جلدی اور خوب سخت نکلنا یا سست اور ٹھہر کر نکلنا قوت رجولیت کا پتہ دیتا ہے - (۳) لب کے تغیرات مقعد کے حالات سے خبر دیتے - مرجھائے ہوئے اور پپیڑے والے لب بواسیر والے کے ہوتے ہین - مریض اگر لب پر زبان پھیرے تو سمجھو کہ کیڑون کی بیماری ہے - (۴) بدہضمی اور سر درد والے کے دانتون کو دیکھنا چاہئیے دانتوں اور مسوڑھوں کی خرابی سے اکثر سر درد ہوا کرتا ہے + (۵) جو مرگیان اور جنون سر کی بناوٹ سے تعلق رکھتے ہین وہ عموماً لاعلاج ہوتے ہین +

(۶) سینہ کی ساخت ایسی ہونی چاہئیے کہ پسلیاں اوپر کی جانب کھنچی ہوئی ہون اور ان مین اور پستان مین فاصلہ ۳ یا ۴ - انگل کا ہو اگر اسکے برخلاف ہو تو سمجھو کہ ضعف قلب ہے +

سینہ مین (آلہ) کی مشق اول تندرستو پر کرنی پھر بیمارون پر خود ہی فرق معلوم ہو جاتا ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی

نظم

(از منشی گلاب الدین مدرس رہتاس)

چڑھا قادیان مین ہدایت کا سورج
والایت کا سورج نبوت کا سورج

گئی رات کالی ہوئی صبح صادق
ہوا نصف اخبار کے سب مطابق ہے

ہوا پیدا کیا میرزا قادیان مین
چمک اوٹھا نور خدا قادیان مین

وہ احمد وہ عیسےٰ ہے روحانیت مین
مکمل کمالات انسانیت مین

پیام الٰہی سنایا ہے سب کو
طرف مائدہ کے بلایا ہے سب کو

خنازیر مارے صلیبون کو توڑا
دکھائی وہ جرأت کہ منہ سب کا موڑا

فنا فی النبی ہو کے یہ نور پایا
اسے سمجھو اصلی نبوت کا سایا

طفیل محمد ملی ہے یہ نعمت
غلامیٔ احمد کی ہے ساری برکت

نبی سے ملی ہے یہ رشد و ہدایت
اسی گھر کی ہے یہ فصاحت بلاغت

جسے دیکھ حیران ہے ساری دنیا
تحیر مین ڈوبے زمانہ کے فصحاء ہی

ہوا دین اسلام کا بول بالا
ہوا پست جس نے ذرا سر نکالا ہے

نہ ایسا کوئی پادری ہے نہ پنڈت
کہ ہو کر مقابل اٹھائے نہ خفت ہے

زمانہ کے شاہون کو بھی کی ہے دعوت
سوا مسیح کے ہو سکتی ہے ایسی جرأت

ہے ایمان کا حامی مجدد ہے دین کا
بہت ذکر کرتا ہے حق الیقین کا ہے

ہے کام اسکا صبح و مسا دین کی خدمت
کراتی ہے سب کچھ خدا کی محبت

وہ گھبرانے والا نہین مفتیون سے
ترش کچھ بھی ہوتا نہین ملحدون سے

غم دین کا کھانا ہے خوراک اسکی
اسی غم سے ہے زرد پوشاک اسکی

ہے اسلامی جوہر دکھانیکو آیا
نصاریٰ کا فتنہ مٹانے کو آیا

اسی واسطے نام ہے ابن مریم
کمالات روحی مین ان سے نہین کم

تم اسلام سے کیا عداوت ہو کرتے
کہ خاصان حق سے شرارت ہو کرتے

مگر ابتدا سے یہ ہے رسم جاری
رہی اہل حق سے عداوت تمہاری

کسی اہل باطن کو چھوڑا تو کہہ دو
کسی سے بھی گر منہ نہ موڑا تو کہہ دو

اگر ما نہ پہونچا اسے مار ڈالا
وگرنہ پکڑ کر وطن سے نکالا ہے

نہ اس مین بھی حاصل ہوئی کامیابی
معاً فتوے کفر لکھا شتابی

ہوا اختلاف مسائل تو فتوے
اگر پوچھو کچھ دین کے مسائل تو فتوے

یہ فتوے بھی کافر بنانیکی کل ہے
طلسمات ہے یہ کوئی یا عمل ہے

اگر فتوے والونکے قابو مین ہوتا
مسلمان زمانہ مین کوئی نہ رہتا

نہ تھی پہلے لوگون مین یہ چلد بازی
طبیعت تھی تکفیر سے ان کی ڈرتی

اسی دھن مین رہتے تھے وہ چترِ کشور +
کہ اسلام سارے زمانہ مین پھیلے

کسی کو جو تھوڑا بھی گرویدہ پایا
تو اس سے محبت کا رشتہ بڑھایا

محبت سے الفت سے رغبت دلا کر
بڑھاتے تھے دین غیر ملکو مین جا کر

اخوت کو سمجھتے تھے وہ شرط ایمان
وظیفہ تھا ان کا سدا عدل و احسان

سمجھتے تھے اور ونکو اپنے سے بہتر
نہین بدگمان ہوتے تھے وہ کسی پر

نمونہ تھے خلق محمد کا گویا
محبت سے اپنی طرف سب کو کھینچا

ترقی اسلام مد نظر تھی
نہ ہوتی تھی آپس مین بے اتفاقی

نہ وہ اختلاف مسائل سے لڑتے
نہ عیب اس طرح دوسرونکے پکڑتے

مشفقت سے جو کچھ بنایا اسلاف نے
بگاڑا اسے حال کے ناخلف نے

اشتہارات

احمدی تاجرون کو خصوصیت سے اس طرف توجہ کرنی چاہئیے کہ ان کے اشتہارات البدر مین درج ہون - اور اس طرح سے چار صفحہ رنگدار کاغذ کے ٹائٹل پیج کے طور پر ازیاد ہو کر البدر کے اصل مضامین کی حفاظت کا مزید باعث ہون +

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۱۱	مولوی رحمت اللہ صاحب ولد [illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱۲	محمد صادق صاحب ولد امیر الدین	گجرات	گجرات
۱۱۳	عبداللہ صاحب ولد امیر الدین	〃	〃
۱۱۴	مولوی حیات محمد صاحب	میانہ گوندل	شاہ پور
۱۱۵	چوہدری اللہ دوہایا صاحب	سلار	گوجرانوالہ
۱۱۶	دائم الدین	〃	〃
۱۱۷	چہادر	〃	〃
۱۱۸	سیادہ	〃	〃
۱۱۹	کوڑا ولد مالوت	نمبر ۸ چک برچھہ	جھنگ
۱۲۰	میران بخش ولد کرم بخش	〃	〃
۱۲۱	محمد حنیف صاحب	چک بابید	گورداسپور
۱۲۲	غلام محمد صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۲۳	اہلیہ غلام محمد صاحب	〃	〃
۱۲۴	شاہ الدین صاحب	مائل پور	ہوشیارپور
۱۲۵	خداداد خان صاحب ولد دائم خان	اٹاوہ	اٹاوہ
۱۲۶	ابراہیم صاحب ولد کرم بخش صاحب	مکووال	انبالہ
۱۲۷	فتح شاہ صاحب ولد نتھو شاہ صاحب	〃	〃
۱۲۸	خدا بخش ولد حافظ فتح محمد صاحب	کوٹ مومن	شاہ پور
۱۲۹	علی بخش صاحب ولد محمد بخش صاحب	ماہل پور	ہوشیارپور
۱۳۰	نبی بخش صاحب ولد 〃	〃	〃
۱۳۱	اکبر علی صاحب ولد نبی بخش صاحب	〃	〃
۱۳۲	مستری حسن محمد صاحب ولد غلام علی	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۳۳	اسد اللہ خان صاحب ولد نواب خان	کریام	جالندھر
۱۳۴	شیخ منور علی صاحب ولد شیخ نور محمد صاحب	رجبپور	مراد آباد
۱۳۵	محمد شہاب الدین صاحب ولد غلام محی الدین	میرٹھ	میرٹھ
۱۳۶	اسمٰعیل معمار نواب صاحب ولد سوداگر	مالیر کوٹلہ	مالیر کوٹلہ
۱۳۷	حافظ اللہ دتا صاحب ولد یعقوب علی	〃	〃
۱۳۸	جان محمد صاحب ولد گلاب	پدہاری	امرتسر
۱۳۹	اسمٰعیل صاحب ولد رحیم بخش	〃	〃
۱۴۰	عائشہ بنت کمال	بھاگو آرائیں	جالندھر
۱۴۱	اہلیہ حاکم	〃	〃
۱۴۲	ساریان ولد حاکم	〃	〃
۱۴۳	احمد الدین ولد گل احمد	تلونڈی رائے	گوجرانوالہ
۱۴۴	مسماۃ عائشہ بنت کالو	نوان پنڈ	گورداسپور
۱۴۵	مسماۃ سلطان بی بی بنت کمان	〃	〃
۱۴۶	مسماۃ مہتاب بی بی بنت رمضان	〃	〃

نمبر	نام	مقام	ضلع
۱۴۷	صاحب دین	جھنگ	جھنگ
۱۴۸	عبداللہ ولد محمد اسمٰعیل	مالیر کوٹلہ	مالیر کوٹلہ
۱۴۹	آمہ ولد شرق	بھاگو آرائیں	جالندھر
۱۵۰	کالو ولد جیان	〃	〃
۱۵۱	موسے ولد موڑا	〃	〃
۱۵۲	آمہ ولد تازر	〃	〃
۱۵۳	اسمٰعیل ولد محمدی	〃	〃
۱۵۴	گامو ولد پیر	〃	〃
۱۵۵	والدہ موسے	〃	〃
۱۵۶	احمد ولد موڑا	〃	〃
۱۵۷	برکت اللہ ولد ابراہیم	〃	〃
۱۵۸	ابراہیم ولد کالو	〃	〃
۱۵۹	عنایت اللہ ولد ابراہیم	〃	〃
۱۶۰	مسماۃ فاطمہ بنت کالو	〃	〃
۱۶۱	عبداللہ ولد محمدی	〃	〃
۱۶۲	رحمت اللہ ولد 〃	〃	〃
۱۶۳	محمدی ولد آمہ	〃	〃
۱۶۴	خیرا 〃	〃	〃
۱۶۵	عمر الدین 〃	〃	〃
۱۶۶	عبداللہ 〃	〃	〃
۱۶۷	اہلیہ آمہ	〃	〃
۱۶۸	مسماۃ عمری بنت آمہ	〃	〃
۱۶۹	مسماۃ داتی بنت آمہ	〃	〃
۱۷۰	فقیریا ولد جان	〃	〃
۱۷۱	حاکم ولد جیان	〃	〃
۱۷۲	دُلا ولد شرفو	〃	〃
۱۷۳	اہلیہ کالو	〃	〃
۱۷۴	فقیریا ولد عمرا	〃	〃
۱۷۵	مولا بخش ولد کریم بخش	بھینی	گورداسپور
۱۷۶	وریام ولد علی گوہر	〃	〃
۱۷۷	اللہ دین ولد کریم	〃	〃
۱۷۸	غلام ولد گوہر	〃	〃
۱۷۹	نور الٰہی ولد حکم دین	〃	〃
۱۸۰	امیر بخش ولد دولو	〃	〃
۱۸۱	جھنڈا ولد لیکھر	〃	〃
۱۸۲	علی احمد ولد وزیر	〃	〃
۱۸۳	پیراندتا ولد فتح دین	〃	〃
۱۸۴	فتح الدین ولد اللہ دتا	قادیان	گورداسپور

نمبر	نام	مقام	ضلع
۱۸۵	مہر الدین	ننگل باغباں	گورداسپور
۱۸۶	اسمٰعیل ولد حاکو	〃	〃
۱۸۷	نواب ولد خیر الدین	تلونڈی	〃
۱۸۸	گلاب 〃	〃	〃
۱۸۹	غلام محمد ولد فضل الدین	〃	〃
۱۹۰	نور احمد ولد محمد علی	رجوعہ	گجرات
۱۹۱	سلطان احمد 〃	〃	〃
۱۹۲	غلام محمد ولد خنجر	〃	〃
۱۹۳	امام الدین ولد محمد	〃	〃
۱۹۴	پیر محمد ولد نورا	بھینی	گورداسپور
۱۹۵	قاسم علی صاحب ولد اسمٰعیل	عثمان پور	سنگرور
۱۹۶	کریم بخش ولد منگتا	ننگل	گورداسپور
۱۹۷	محمد بخش ولد تابا	گھمن	〃
۱۹۸	شہاب الدین ولد نظام الدین	ننگل باغبانان	〃
۱۹۹	جیون ولد محمدی	〃	〃
۲۰۰	شیر محمد ولد فتح	تلونڈی	〃
۲۰۱	ابراہیم ولد گنی	〃	〃
۲۰۲	گھیٹرا ولد سلطانہ	〃	〃
۲۰۳	پہینا ولد دینا	ہرسیان	〃
۲۰۴	صدیق محمد ولد علی محمد	رام بن	کشتواڑ
۲۰۵	عبداللہ ولد جان	ولور	〃
۲۰۶	عبداللہ ولد سلطان احمد	شیر علی وال	راولپنڈی
۲۰۷	نظام الدین ولد دتا	نک	امرتسر
۲۰۸	کہتو ولد سلطان بخش چک نمبر ۱۴۱	جھوک منڈی	لائل پور
۲۰۹	شاہ الدین ولد امی	تلونڈی	گورداسپور
۲۱۰	مرزا محمد علی بیگ صاحب ولد مرزا قادر بیگ	قادیان	〃
۲۱۱	نور محمد ولد ابراہیم	تلونڈی	〃
۲۱۲	عمر الدین ولد بھاگو	نوان پنڈ	〃
۲۱۳	گلاب ولد دینا	〃	〃
۲۱۴	علی بخش ولد بھاگو	〃	〃
۲۱۵	مہر الدین ولد گوہر	〃	〃
۲۱۶	عبدالحق صاحب ولد فتح	قادیان	〃
۲۱۷	کرم الدین ولد کریم	بھیٹریں	〃
۲۱۸	دلدار ولد فتح دین	〃	〃
۲۱۹	حسن محمد ولد الٰہی بخش	تلونڈی	〃
۲۲۰	امیرا	〃	〃
۲۲۱	دیوان احمد	〃	〃
۲۲۲	محمد سردار ولد مولوی محمد علی صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ

انوار الاسلام پریس قادیان میں بابو محمد افضل پرو و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا